خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں، خاص طور پر انبیاء کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہوتا ہے تو اپنے بندوں پر لگائے گئے ہر مخالف کے الزامات اور جھوٹ کو ردّ کرتے ہوئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے معجزانہ حفاظت اور نگرانی کے نظارے دکھائے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت مُہَیْمِن کے تعلق میں معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ)

احباب جماعت اپنی دعاؤں میں

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِي

کی دعا کو بھی ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔

(ایک خواب کے حوالہ سے احباب کو خاص دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ 03/ اکتوبر 2008ء بمطابق 03/اخاء 1387 ہجری شمسی

بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

چند خطبات پہلے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت مُھَیْمِنْ بیان کی تھی اور اس کی کچھ وضاحت بیان کی تھی اس کے معنی بھی بتائے تھے جو مختلف لغات میں درج ہیں۔ عموماً اس کے معنی پناہ دینے کے لئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ہر چیز کی آخری پناہ گاہ ہے جہاں سے تحفظ ملتا ہے اور اپنے سے خالص ہو کر چمٹے رہنے والے کے لئے وہ عجیب عجیب نشان دکھاتا ہے۔

اس کے معنی گواہ کے بھی کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں، خاص طور پر انبیاء کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہوتا ہے تو اپنے بندوں پر لگائے گئے ہر مخالف کے الزامات اور جھوٹ کو رڈ کرتے ہوئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس کے معنی مخلوق کے معاملات پر نگران اور محافظ کے بھی ہیں۔ اس کے معنی خوف سے امن دینے والے کے بھی ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت اپنے خاص بندوں کے لئے ظاہر کرتا ہے تو اس حفاظت اور نگرانی کے خارق عادت نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے والے بھی یہ لوگ ہوتے ہیں ان پر اس کا اظہار بھی ہو رہا ہوتا ہے اور اس سے فیض اٹھانے والے بھی سب سے پہلے انبیاء ہوتے ہیں جن کے لئے خدا تعالیٰ کی ہر صفت غیر معمولی طور پر حرکت میں آتے ہوئے ان کی سچائی ثابت کرتی ہے تا کہ دنیا کو پتہ لگ سکے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پھر اس نبی کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ان صفات کا اظہار اس کو ماننے والوں سے بھی ہوتا ہے۔

اس وقت مَیں اس حوالہ سے جو صفت مُھَیْـمِـنْ کے وسیع معنوں میں پوشیدہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند واقعات پیش کروں گا اور اس کے ساتھ ہی بعض بزرگوں کے بھی واقعات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے معجزانہ حفاظت اور نگرانی کے نظارے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ پایا وہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے پایا اور آپؑ پر اللہ تعالیٰ کا احسان اس لئے تھا تا کہ آنحضرت ﷺ اور اسلام کی سچائی ظاہر ہو۔ اس مضمون کے حوالے سے بھی جو میں بیان کر رہا ہوں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے، جن میں جان کا بچانا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔

اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے۔ دوسرا موقع وہ تھا کہ جب کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔ تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جب کہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کرلیا تھا اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں، مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہؐ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا۔ (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جب کہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے''۔ تو آپؑ فرماتے ہیں کہ ''پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُرخطر موقعوں سے نجات پانا اور اُن تمام دشمنوں پر آخرکار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپ کے ساتھ تھا''۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 263-264)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ (1) اوّل وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ (2) دوسرے وہ موقع جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ (3) تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ (4) وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ (5) پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا میں قاتل قرار دیا جاؤں مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے''۔ (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 263)

ساروں کی تفصیل بیان کرنا تو ممکن نہیں، ڈاکٹر مارٹن کلارک کا جو مقدمہ تھا ایک ایسا جھوٹا مقدمہ تھا جس میں ایک لڑکے سے جس کا نہ کوئی دین تھا نہ ایمان تھا اور مہا کا جھوٹا نکما جوان تھا یہ بیان دلوایا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے یہ کہا ہے کہ جا کر ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کر دو اور یہ لڑکا اپنے مذہب بدلتا رہتا تھا۔ قادیان بھی آیا تھا کہ میری بیعت لے لیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول نہیں کی تھی، پتہ لگ گیا تھا کہ یہ کیسا ہے۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک ایک مشنری ڈاکٹر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے مخالفین میں سے تھے، کیونکہ عیسائیت کی غلط تعلیم کے خلاف آپؑ ہر وقت آواز اٹھاتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بطور نبی صحیح مقام آپؑ بتایا کرتے تھے۔ تو بہرحال مختصر یہ کہ اس مقدمہ میں تمام مخالفین کی طرف سے مخالفت اور مکر کی انتہا کی گئی۔ یہاں تک کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب بھی اس وقت عیسائیوں کی حمایت میں کھڑے ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو پہلے سے خبر دے دی تھی کہ اس کے فضل سے آپؑ محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ڈگلس صاحب جو مجسٹریٹ تھے انہوں نے تمام حقائق جاننے کے بعد آپؑ کو باعزت بری کیا۔ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنوں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور حفاظت فرماتا ہے اس کی روداد ڈگلس صاحب کی زبان سے ہی سن لیں۔

راجہ غلام حیدر صاحب جو احمدی نہیں تھے، وہاں عدالت میں کام کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ فیصلے سے پہلے جج صاحب نے سفر کرنا تھا وہ بڑی پریشانی سے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ تو مَیں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے پریشان کیوں ہیں اتنے؟ کہنے لگے کچھ نہ پوچھو۔ آخر زور دینے پر بتایا کہ جب سے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ اٹھا کے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ مرزا صاحب گناہگار نہیں، ان کا کوئی قصور نہیں۔ غرض جج نے اس کے بعد پھر طریق تحقیق بدلا ملزم کو بجائے ان لوگوں کے پاس رکھنے کے پولیس کے حوالے کیا تو حق ظاہر ہو گیا۔ اسی طرح باقی مقدمات جو دشمن نے اپنے زعم میں آپ کو ذلیل و رسوا کرنے کے لئے کئے تھے خود اُن میں ناکام و نامراد رہا اور اللہ تعالیٰ جس طرح آپؑ کو پہلے بریت کی خبر دیتا رہا تھا ہر جگہ سے سرخرو فرمایا۔

مارٹن کلارک والے مقدمہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو مَیں نے گھبرا کر دعا کی، رات کو رؤیا میں دیکھا کہ مَیں سکول سے آ رہا ہوں اور اس گلی میں جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکانات کے نیچے ہے (قادیان کا ذکر ہے) اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ پہلے تو ان میں سے کسی نے مجھے اندر داخل ہونے سے روکا، (یہ خواب کا ذکر چل رہا ہے) مگر پھر کسی نے کہا کہ یہ گھر کا ہی آدمی ہے اسے اندر جانے دینا چاہئے۔ جب ڈیوڑھی میں داخل ہو کر اندر جانے لگا (یعنی باہر کا جو دروازہ تھا اس سے داخل ہو کر اندر جانے لگا) تو وہاں ایک تہ خانہ ہوا کرتا تھا جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے بنایا تھا۔ ڈیوڑھی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں جو اس تہ

خانے میں اترتی تھیں بعد میں یہاں صرف ایندھن (یعنی لکڑی وغیرہ جلانے کے لئے رکھی جاتی تھی) اور پیچھے پڑے رہتے تھے۔ جب مَیں گھر میں داخل ہونے لگا تو مَیں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپؑ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگا ہوا ہے، (جو جلانے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے) صرف آپؑ کی گردن مجھے نظر آ رہی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اُپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب مَیں نے انہیں آگ لگاتے ہوئے دیکھا تو مَیں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور مَیں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اُپلوں کو آگ لگا دیں۔ اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور مَیں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت حروف میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ''جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں ان کو کون جلا سکتا ہے''۔ تو (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ) اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مومنوں کے لئے سلامتی ہوتی ہے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپؑ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔

(سیر روحانی (3) ۔انوارالعلوم جلد 16۔ صفحہ383مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی میں اپنے صداقت کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''(25) پچیسواں نشان کرم دین جہلمی کے اس مقدمہ فوجداری کی نسبت پیشگوئی ہے جو اس نے جہلم میں مجھ پر دائر کیا تھا۔ جس پیشگوئی کے یہ الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اور دوسرے الہامات بھی تھے جن میں بریت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس مقدمہ سے مجھ کو بری کر دیا''۔ (حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22صفحہ224مطبوعہ لندن)

اس بارے میں مَیں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، چند دن پہلے مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے، تو مَیں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت مَیں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہئے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کروں۔ تو اس حوالے سے مَیں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی ضرور شامل کریں، اللہ تعالیٰ

ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آپ کو تسلّی دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کئی اور الہامات اور رؤیا بھی دکھائے اور بتائے جن کا مختلف جگہوں پر ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں گا اور ہر ایک مقابلے میں روح القدس سے مَیں تیری مدد کروں گا۔

پھر ایک الہام ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کہ خبردار رہو کہ بہ تحقیق (یقیناً) جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔

(تذکرہ طبع چہارم۔ صفحہ 75)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خدا نے مجھے وعدہ دے رکھا ہے کہ تجھ سے ہر ایک مقابلہ کرنے والا مغلوب ہوگا۔ (تحفہء گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد17۔ صفحہ 181)

پھر آپ ایک جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی کرے گا۔ مَیں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت تیری محافظ ہے۔

(تذکرہ صفحہ307-308۔ ایڈیشن چہارم۔مطبوعہ ربوہ)

ایک اور الہام ہے، عربی کی لمبی عبارت ہے (پہلا الہام بھی عربی کی عبارت ہے) ترجمہ اس کا پڑھ دیتا ہوں کہ مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ تا خدا کے نور کو بجھا دیں۔ کہہ خدا اس نور کا آپ حافظ ہے۔ عنایت الٰہیہ تیری نگہبان ہے۔ ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی محافظ ہیں۔ خدا خیر الحافظین ہے اور وہ ارحم الراحمین ہے اور تجھ کو اَور اَور چیزوں سے ڈرائیں گے۔ یہی پیشوایان کفر ہیں۔ مت خوف کر تجھی کو غلبہ ہے۔ یعنی حجت اور برہان اور قبولیت اور برکت کے رو سے تُو ہی غالب ہے۔ خدا کئی میدانوں میں تیری مدد کرے گا یعنی مناظرات و مجادلات بحث میں تجھ کو غلبہ رہے گا۔ دوسری پھر فرمایا میرا دن حق اور باطل میں فرق بیّن کرے گا۔ خدا لکھ چکا ہے کہ غلبہ مجھ کو اور میرے رسولوں کو ہے۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال دے۔ یہ خدا کے کام ہیں، دین کی سچائی کے لئے حجت ہیں۔ مَیں اپنی طرف سے تجھے مدد دوں گا۔ مَیں خود تیرا غم دُور کروں گا اور تیرا خدا قادر ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں جو الہاماً آپ کو بتائے گئے)۔ (تذکرہ۔ صفحہ 84۔ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر نبوت کے بعد کے واقعات ہیں لیکن پہلے بھی کس طرح آپؑ کے خوف کی حالت کو اللہ تعالیٰ امن میں

بدلتا رہا۔ آپ کا مشہور واقعہ ہے، آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضٰی مرحوم کی وفات کا جب وقت قریب آیا اور صرف چند پہر باقی رہ گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی وفات سے مجھے ان الفاظ میں عزا پرسی کے ساتھ خاص خبر دی وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِق یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آفتاب کے غروب کے بعد ظہور میں آئے گا اور چونکہ ان کی زندگی سے بہت سے وجوہ معاش ہمارے وابستہ تھے، اس لئے بشریت کے تقاضہ سے یہ خیال دل میں گزرا کہ ان کی وفات ہمارے لئے بہت سے مصائب کا موجب ہوگی۔ کیونکہ وہ رقم کثیر آمدنی کی ضبط ہوجائے گی جو ان کی زندگی سے وابستہ تھی۔ اس خیال کے آنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ تب وہ خیال یوں اڑ گیا جیسا کہ روشنی کے نکلنے سے تاریکی اڑ جاتی ہے اور اسی دن غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ جیسا کہ الہام نے ظاہر کیا تھا۔ اور جو الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ ہوا تھا۔ وہ بہت سے لوگوں کو قبل از وقت سنایا گیا جن میں سے لالہ شرمپت مذکور اور لالہ ملاوامل مذکور، کھتریان ساکنان قادیان ہیں اور جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں اور پھر مرزا صاحب مرحوم کی وفات کے بعد وہ عبارت الہام ایک نگین پر کھدوائی گئی اور اتفاقاً اسی ملاوامل کو جو کسی کام کے لئے امرتسر جاتا تھا وہ عبارت دی گئی۔ (وہ جو انگوٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے، اس پہ کھدوائی اور بعد میں وہ بھی اب تک چل رہی ہے، خلافت کے حصّہ میں آئی) کہ تا وہ نگین کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آئے۔ چنانچہ وہ حکیم محمد شریف مرحوم امرتسری کی معرفت بنا کر لے آیا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ جو اس جگہ لگائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہ۔ اب ظاہر ہے کہ اس پیشگوئی میں ایک تو یہی امر ہے کہ جو پورا ہوا یعنی یہ کہ الہام کے ایماء کے موافق میرے والد صاحب کی وفات قبل از غروب آفتاب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ وہ بیماری سے صحت پا چکے تھے اور قوی تھے اس کی عبارت میں کچھ آثار موت ظاہر نہ تھے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک برس تک بھی فوت ہو جائیں گے۔ لیکن مطابق منشاء الہام سورج کے ڈوبنے کے بعد انہوں نے انتقال فرمایا۔ (صحت تو ایسی اچھی تھی کہ سال تک بھی کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ فوت ہوں گے۔ لیکن سورج ڈوبنے کے وقت تک فوت ہو گئے) اور پھر دوسرا الہام یہ پورا ہوا کہ والد مرحوم ومغفور کی وفات سے مجھے کچھ دنیوی صدمہ نہیں پہنچا جس کا اندیشہ تھا۔ بلکہ خدائے قدیر نے مجھے اپنے سایۂ عاطفت کے نیچے ایسا لے لیا کہ ایک دنیا کو حیران کیا اور اس قدر میری خبر گیری کی اور اس قدر وہ میرا متولّی اور متکفل ہوگیا کہ باوجود اس کے کہ میرے والد صاحب مرحوم کے انتقال کو 24 برس آج کی تاریخ تک جو 20؍ اگست 1899ء اور ربیع الثانی 1317ھ ہے گزر گئے ہر ایک

تکلیف اور حاجت سے مجھے محفوظ رکھا اور یہ ظاہر ہے کہ مَیں اپنے والد کے زمانے میں گمنام تھا۔ خدا نے ان کی وفات کے بعد لاکھوں انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور مَیں والد صاحب کے زمانے میں اپنے اقتدار اور اختیار سے کوئی مالی قدرت نہیں رکھتا تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کے انتقال کے بعد اس سلسلے کی تائید کے لئے اس قدر میری مدد کی اور کر رہا ہے کہ جماعت کے درویشوں اور غریبوں اور مہمانوں اور حق کے طالبوں کی خوراک کے لئے جو ہر ایک طرف سے صدہا بندگان خدا آ رہے ہیں اور نیز تالیف کے کام کے لئے ہزار ہا روپیہ بہم پہنچایا اور ہمیشہ پہنچاتا ہے۔ اس بات کے گواہ اس گاؤں کے تمام مسلمان اور ہندو ہیں جو دو ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ (تریاق القلوب ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 198-199)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات بیان کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ بچپن سے ہی حفاظت فرماتا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرنا اور سواری (تو) خوب جانتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ بچپن میں تیرتے ہوئے مَیں ڈوبنے بھی لگا تھا تو ایک بڈھے شخص نے مجھے نکالا تھا اور اس شخص کو نہ مَیں نے وہاں اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حفاظت کے لئے ایک فرشتہ کی صورت میں اس شخص کو بھیجا تھا۔ نیز فرماتے تھے کہ مَیں ایک دفعہ ایک گھوڑے پر سوار ہوا اس نے شوخی کی اور بے قابو ہو گیا۔ تیز گھوڑا تھا میں نے بہت روکنا چاہا مگر وہ شرارت پر آمادہ تھا، نہ رکا۔ چنانچہ وہ اپنے پورے زور سے ایک درخت یا ایک دیوار کی طرف بھاگا اور پھر اس زور کے ساتھ اس سے ٹکرایا کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا۔ مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب بہت نصیحت کیا کرتے تھے کہ سرکش اور شریر گھوڑے پر ہرگز نہیں چڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا تو ان سے خاص سلوک تھا، بچا یا۔ اس کے بعد سے نصیحت کیا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اُس گھوڑے کا مجھے مارنے کا ارادہ تھا مگر مَیں ایک طرف گر کر بچ گیا اور وہ مر گیا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی۔ حصہ اول از حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ ۔ روایت نمبر 183۔ صفحہ 198)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ایک کیس میں ایک ہندوستانی عیسائی کو پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔ اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے غصے میں آ کر اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ جب مقدمہ ہوا تو مجسٹریٹ کے سامنے اس نے بیان دیتے ہوئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریریں سن سن کر میرے دل میں احمدیوں کے متعلق یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ ہر مذہب کے دشمن ہیں۔ عیسائیت کے وہ دشمن ہیں، ہندو مذہب کے وہ

دشمن ہیں، سکھوں کے وہ دشمن ہیں، مسلمانوں کے وہ دشمن ہیں اور مَیں نے نیت کر لی کہ جماعت احمدیہ کے امام کو قتل کر دوں گا۔ میں اس غرض کے لئے قادیان گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پھیرو چیچی گئے ہوئے ہیں۔ پھیرو چیچی قادیان کے ساتھ ایک گاؤں تھا، بلکہ اب بھی ہے۔ وہ بھی ساری احمدیوں کی آبادی تھی چنانچہ مَیں وہاں چلا گیا۔ پستول مَیں نے فلاں جگہ سے لے لیا تھا اور ارادہ تھا کہ وہاں پہنچ کر ان پر حملہ کر دوں گا۔ چنانچہ پھیرو چیچی پہنچ کر مَیں ان سے ملنے کے لئے گیا تو میری نظر ایک شخص پر پڑ گئی جوان کے ساتھ تھا اور وہ بندوق صاف کر رہا تھا۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ فرماتے ہیں کہ یحییٰ خان صاحب مرحوم تھے جو میرے ساتھ تھے اور بندوق صاف کر رہے تھے۔ (اب مجرم کہتا ہے) اور مَیں نے سمجھا کہ اس وقت حملہ کرنا ٹھیک نہیں کسی اور وقت حملہ کروں گا۔ پھر مَیں دوسری جگہ چلا گیا اور وہاں سے خیال آیا کہ گھر ہو آؤں۔ جب گھر پہنچا تو بیوی کے متعلق بعض باتیں سن کر برداشت نہ کر سکا اور پستول سے ہلاک کر دیا۔ (مجرم کہہ رہا ہے) یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا جو ہو گیا ورنہ میرا ارادہ تو کسی اور کو قتل کرنے کا تھا۔

اب (حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں کہ) دیکھو کس طرح ایک شخص کو ایک ایک قدم پر خدا تعالیٰ روکتا اور اس کی تدبیروں کو ناکام بناتا رہا۔ پہلے تو وہ قادیان آتا ہے، مگر مَیں قادیان میں نہیں بلکہ پھیرو چیچی ہوں۔ وہ پھر پھیرو چیچی پہنچتا ہے تو وہاں بھی مَیں اسے نہیں ملتا اور اگر ملتا ہوں تو ایسی حالت میں کہ میرے ساتھ ایک اور شخص ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں اتفاقاً بندوق ہے اور اس کے دل میں خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اس وقت حملہ کرنا درست نہیں۔ پھر وہ وہاں سے چلا جاتا ہے اور اِدھر اُدھر پھر کر گھر پہنچتا ہے اور بیوی کو مار کر پھانسی پر لٹک جاتا ہے۔ (تو اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے)۔

(سیر روحانی (3)۔ انوار العلوم جلد 16 صفحہ 384۔ مطبوعہ ربوہ)

ہمارے شروع کے مبلغین میں سے حضرت مولانا شیخ عبدالواحد صاحب کا بھی ایک واقعہ ہے،۔ جو فجی میں مبلغ تھے۔ 1968ء میں ان کا فجی کے شہر 'با' (Ba) میں احمدیہ مشن کھولنے کا ارادہ ہوا اور مکان خرید لیا گیا۔ وہاں کہتے ہیں کہ ہماری سخت مخالفت شروع ہو گئی اور انہوں نے بڑا زور لگایا کہ احمدیت کی تبلیغ یا اسلام کی تبلیغ کا یہ مشن یہاں کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور ابوبکر نامی ایک شخص تھا جوان کا سرغنہ تھا۔ تو اس نے بھی شہر میں اعلان کیا کہ اگر احمدیوں نے یہاں مشن خریدا تو جلا دیں گے۔ کہتے ہیں ہم نے سارے حفاظتی انتظامات کئے۔ پولیس سٹیشن اس جگہ کے ساتھ تھا جہاں ہم نے آخر گھر خرید لیا۔ پولیس کو بھی انتظامات کے لئے کہہ دیا۔ اس نے کہا ہم

حفاظت کا انتظام کریں گے لیکن پھر بھی کہتے ہیں کسی نے مشن کے ایک حصے میں رات کو تیل ڈال کر آگ لگا دی اور باوجود ان کے سارے اقدامات کے آگ لگانے والا فوراً بھاگ گیا۔ اس کو پتہ تھا کہ اب یہ آگ بجھ نہیں سکتی لیکن وہ آگ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نقصان کے بجھا دی اور جب یہ لوگ واپس آئے اور دیکھا، یا جب ان کو پتہ لگا تو چند ایک لکڑی کے پھٹے جلے ہوئے تھے جن کی مرمت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ اس وقت کہتے ہیں کہ ہمارے ایک مبلغ مولانا نور الحق صاحب انور نے اس جلے ہوئے کمرے میں جس کا ہلکا سا حصہ جلا تھا بڑے دکھ بھرے انداز میں آہ بھر کر کہا تھا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی اشاعت کے اس مرکز کو جلانے کی کوشش کی ہے خدا اس کے اپنے گھر کو آگ لگا کر راکھ کر دے۔ چنانچہ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مخالفین کا جو سرغنہ تھا ابو بکر کو یا اس کے گھر کو آگ لگ گئی اور باوجود بجھانے کی کوشش کے وہ نہیں بجھی اور سارا گھر اور جو اس کی رہائش تھی سب خاک ہو گیا۔ (ماخوذ ۔روح پرور یادیں۔ از مولانا محمد صدیق امر تسری صاحب۔ صفحہ 94-95)

تو یہ نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو اُن کی خاطر دکھاتا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ صفت مُھَیْمِن کے تحت خوف سے امن دیتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں کے معاملات پر نگران اور محافظ ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جو اس کی طرف آئے وہ اسے پناہ دیتا ہے۔ پس ہمیں ہر وقت اس کی پناہ تلاش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان اپنی مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے۔ (انفرادی طور پر بھی بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعائیں کرنی چاہئیں)۔ فرماتے ہیں کہ ’’ اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں‘‘۔ (جو سچی توبہ کرتا ہے، جو کامل ایمان رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ پھر ان باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا۔ وہ ہر ایک سچے توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے‘‘۔

پس یہ توبہ اور ایمان میں بڑھنا اور ایمان میں کامل ہونے سے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے سے ہر شخص یہ نظارے دیکھ سکتا ہے جو سچے نبی کی پیروی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اصل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔